ما شاء الله لا قوة الا بالله

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۵)

سرور عزیزی

جلد المعروف اول

فتاوی عزیزی

باہتمام نیاز مند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفر اللہ ذنوبہ

در مطبع مجتبائی واقع کانپور مطبوع گردید

غیر اللہ سے تقرب حاصل ہووے اور یہ حرام ہے اور ہمارے بیان سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ تفسیر احمدی مین ہدایہ کا یہی قول منقول ہے اور تفسیر احمدی مین اسی قول کے بنا پر لکھا ہی کہ ہمارے زمانہ مین جو رسم ہے کہ اولیاء اللہ کے واسطے گائے نذر کیجاتی ہے یہ حلال وطیب ہے اسواسطے کہ اگرچہ اولیاء اللہ کے لیے گائے نذر کرتے ہین مگر جب وہ گائے ذبح کرتے ہین تو غیر اللہ کا نام نہین لیتے یعنی صرف اللہ تعالیٰ کا نام اُسوقت ذکر کرتے ہین اسواسطے وہ گائے حلال ہی تفسیر احمدی مین غفلت سے یہ مسئلہ اس طور پر غلط مذکور ہوگیا ہے صاحب ہدایہ نے جو تیسری صورت لکھی ہے اُسپر لحاظ نہ ہوا وہ صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ غیر اللہ کا نام اس طور سے ذکر کیا جاوے کہ ظاہر مین بھی غیر اللہ کا نام اللہ تعالیٰ کے نام سے جدا رہے اور باعتبار معنے کے بھی جدا رہے تفسیر احمدی مین جو صورت مذکور ہی اُسمین غیر اللہ کا نام اللہ تعالیٰ کے نام سے باعتبار معنی کے جدا نہین اسواسطے کہ جب گائے کے بارہ مین اولیاء اللہ کے نذر کی نیت ہوئی تو اس سے خاص یہی منظور رہا کہ اُس گائے کے ذبح کے وسیلہ سے اولیاء اللہ کا تقرب حاصل ہووے اور ذبح کے وقت تک یہی نیت رہی تو باعتبار معنی کے ہرگز غیر اللہ کا نام اللہ تعالیٰ کے نام سے جدا مذکور نہوا اسواسطے کہ اصول فقہ مین ثابت کیا گیا ہی کہ نیت کا حکم عمل مین اُسوقت تک برابر رہتا ہی جبتک کہ وہ عمل تمام ہوجاوے صاحب ہدایہ نے تیسری صورت مین اُس مسئلہ کی تحقیق لکھی ہے جسمین خالص اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا جاوے اور ہمنے اُس مسئلہ کا حکم لکھا ہے جسمین یہ منظور ہو کہ غیر اللہ سے تقرب حاصل ہووے تفسیر احمدی مین ان دونون صورتون کے فرق کی جانب لحاظ نہ کیا گیا حالانکہ ان دونون صورتون مین بہت فرق ہے یعنی جب کوئی جانور خالص اللہ تعالےٰ کے نام سے ذبح کیا جاوے اور یہ ہرگز منظور نہو کہ غیر اللہ سے تقرب حاصل ہو تو ذبیحہ حلال ہوگا اور اگر یہ نیت ہو کہ غیر اللہ کا تقرب حاصل ہووے تو اگرچہ ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ذبح کرین تب بھی وہ ذبیحہ حرام ہوگا۔

سوال قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثَةً وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً یعنی فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اُمت مین تہتر فرقے ہون گے ایک فرقہ کے سوا اور سب فرقے دوزخی ہون گے تو اس سے کیا مراد ہے کہ ایک فرقے کے سوا باقی سب فرقے دوزخی

ہونگے اگر یہ مقصود ہے کہ باقی سب فرقے ہمیشہ دوزخ مین رہین گے تو یہ نص اور احادیث قطعیہ کے خلاف ہے اسواسطے کہ اہل اسلام کا کوئی فرقہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اور اگر یہ مراد نہین کہ باقی سب فرقے ہمیشہ دوزخ مین رہین گے بلکہ مراد یہ ہے کہ کچھ دنون اپنے گناہون کے موافق دوزخ مین رہینگے تو یہ امر مسلم ہے لیکن اس حالت مین لازم آتا ہے کہ فرقہ ناجیہ کا کوئی شخص دوزخ کے عذاب مین مبتلا نہوگا حالانکہ اس بارہ مین احادیث قطعیہ وارد ہین کہ مسلمانون مین سے جو لوگ فاسق ہونگے وہ کچھ دن دوزخ مین رہین گے۔

جواب یہ قدیم شبہہ ہے علمانے اس شبہہ کے پانچ چھ جواب دیے ہین وہ سب شرح عقائد ملا جلال اور اسکے حواشی مین مذکور ہین اُن سب جوابون کا خلاصہ تین جواب ہین جواب اول یہ ہے جو سب جوابونمین زیادہ قوی اور مرجح ہے اور یہ جواب محقق دوانی نے دیا ہے اُنھون نے دوسری شق اختیار کی ہے اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ باقی اور سب فرقے اپنے عقیدہ کے سبب سے دوزخ مین داخل کیے جاوین گے اور فرقہ ناجیہ کا کوئی شخص اپنے عقیدہ کے سبب سے دوزخ مین داخل نہ کیا جاویگا اگرچہ ممکن ہے کہ اپنے گناہونکے سبب سے دوزخ مین داخل کیا جاوے بعض لوگون نے اس جواب پر اعتراض کیا ہے کہ حدیث شریف سے صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ باقی اور سب فرقے دوزخ مین جاوین گے کوئی ایسا قرینہ نہین جس سے یہ مفہوم ہو کہ یہ مراد ہے کہ باقی اور سب فرقے اپنے عقیدہ کے سبب سے دوزخی ہون گے اور بغیر قرینہ کے کہنا جائز نہین کہ اس حدیث مین من حیث الاعتقاد کا لفظ مقدر ہے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہان چار قرینے ہین جنسے اس حدیث کا مطلب کہا جاتا ہے کہ باقی اور سب فرقے اپنے عقیدہ کے سبب سے دوزخی ہونگے اوّل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِی ثَلٰثَةً وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً یعنی میری اُمت کے لوگ تہتر فرقے ہون گے اور باعتبار عمل کے اس اُمت کے صرف تہتر فرقے نہین بلکہ اس سے زیادہ ہین خواہ صرف عمل کا اعتبار کیا جاوے خواہ عمل کے ساتھ اعتقاد پر بھی لحاظ ہووے اور یہ امر ظاہر ہے اسواسطے کہ مثلاً یہ سب گنہگاران جدا جدا فرقہ ہین یعنی داڑھی منڈانیوالے اور ریشمی کپڑا پہننے والے اور نماز ترک کرنیوالے اور روزہ نرکھنے والے اور زکوٰۃ ندینے والے اور حج نکرنے والے اور

زانی اور لواطت کرنیوالے اور شرابخوار اور جوا کھیلنے والے اور چور اور ڈاکو وغیرہ گنہگاران یعنی باعتبار گناہون کی قسمون کے اس امت مین تہتر فرقے سے کہین زیادہ ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث مین یہ مقصود نہین کہ باعتبار عمل کے اس امت کے صرف تہتر فرقے ہونگے بلکہ یہ مراد ہے کہ عقیدہ کے اعتبار سے اس امت کے تہتر فرقے ہون گے اُن مین سے ایک فرقہ کے سوا باقی اور سب فرقے اپنے اپنے عقیدۂ فاسدہ کی وجہ سے دوزخی ہون گے یعنی اُن کے دوزخی ہونیکا سبب یہ ہوگا کہ اُنکا عقیدہ فاسد ہوگا بخلاف ایک فرقہ ناجیہ کے کہ اس فرقہ کا عقیدہ حق ہی اور اس فرقہ کے لوگ اپنے عقیدہ کے سبب سے ہرگز دوزخی نہونگے اگرچہ ممکن ہے کہ اس فرقے کے کچھ لوگ اپنے گناہونکے سبب سے کچھ دن دوزخ مین سزایاب ہووین دوسرا قرینہ یہ ہی کہ اس حدیث مین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا کہ میری اُمت کے لوگ تہتر فرقے ہونگے وہ سب دوزخی ہونگے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنمین سے ایک فرقہ کو مستثنے فرمایا یعنی اُن تہتر فرقون مین سے ایک فرقہ دوزخی نہوگا بلکہ وہ فرقہ دوزخ سے نجات پاویگا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کی نجات کا باعث کوئی ایسا امر ہے جو اس فرقہ کے تمام اشخاص مین بالاشتراک پایا جاتا ہے اور اعتقاد کے سوا کوئی دوسرا امر نہین جو اس فرقہ کے تمام لوگون مین بالاشتراک پایا جاتا ہو سوا اسکے کہ اس فرقہ کے لوگون کے اعمال مختلف ہین تیسرا قرینہ یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ ناجیہ کی یہ تعریف فرمائی اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ یعنی فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہون گے جو اس طریقہ پر ہونگے جس طریقہ پر مین ہون اور میرے اصحاب ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایک امر بعینہٖ مشترک ہے جو اس فرقہ ناجیہ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مین مشترک ہے اور ظاہر ہی کہ وہ امر مشترک عقیدے کے سوا کوئی دوسرا امر نہین چوتھا قرینہ یہ ہے کہ اس حدیث کے شروع مین روایات صحیحہ مین یہ عبارت ہے اِفْتَرَقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَّ افْتَرَقَتِ النَّصَارٰی عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود مین اکہتر فرقے ہوے اور نصاریٰ مین بہتر فرقے ہوے اور میری اُمت مین تہتر فرقے ہونگے اور ظاہر ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ کے فرقون مین جو فرق ہے وہ فرق باعتبار اعتقاد کے ہے تو اس اُمت کے بارہ مین بھی یہی مراد ہے کہ اس اُمت مین تہتر فرقے ہون گے اُن سب

فرقون مین فرق باعتبار عقائد کے ہوگا یعنی ایک فرقہ کا جو عقیدہ ہوگا اُسکے خلاف دوسرے فرقہ کا عقیدہ ہوگا علیٰ ہذا القیاس سب فرقون کے عقائد مختلف ہونگے کسی فرقہ کا عقیدہ دوسرے فرقے کے عقیدے کے موافق نہوگا اُنمین بہتر فرقے کے عقائد فاسد ہونگے وہ سب فرقے اپنے فاسد عقائد کے سبب سے دوزخی ہونگے اور ایک فرقہ کا عقیدہ صحیح ہوگا اور وہ فرقہ ناجیہ ہے وہ فرقہ اپنے عقیدہ کے سبب سے مستوجب دوزخ کا نہوگا بلکہ وہ فرقہ اپنے نفس عقیدہ کے اعتبار سے قابل نجات کے ہوگا اگرچہ ممکن ہے کہ اس فرقہ کے بعض لوگ گنہگار اپنے گناہ کے سبب سے کچھ دن دوزخ مین رہین لیکن پھر وہ لوگ اپنے گناہونکی سزا پاکر اللہ تعالےٰ کی رحمت سے بہشت مین داخل کیے جاوینگے دوسرا جواب اس سوال کا یہ ہے اور یہ جواب حضرت امام غزالیؒ نے اختیار فرمایا ہے اور محققین محدثین نے بھی یہ جواب پسند فرمایا ہے یہ جواب اس طور پر دیا گیا ہے کہ فرقۂ ناجیہ سے وہ لوگ مراد ہین جو مطلقاً دوزخ مین داخل نہ کیے جاوینگے نہ بوجہ اپنے عقیدہ کے نہ بسبب اپنے عمل کے بلکہ قیامت کے دن بغیر عذاب کے وہ لوگ بہشت مین داخل کردیے جاوین گے خواہ اُنکے گناہ اللہ تعالےٰ معاف فرماویگا یا بعوض گناہون کے اُن لوگون کو صرف یہی تکلیف ہوگی کہ قیامت مین خوف اُن لوگون کو بھی رہیگا اور وہ لوگ قبر کی سختی مین مبتلا کیے جاوین گے یا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے اُن کے گناہ نیست ونابود کردیے جاوین گے اور اس فرقہ کے لوگ صرف خواص اہلسنت ہون گے کہ عقیدہ اور عمل مین اُن لوگون نے بدعت کی راہ اختیار نہ کی ہوگی اگرچہ احتمال ہے بعض تقصیرات فرعیہ اُن لوگون سے بھی سرزد ہوئی ہونگی اور اس فرقہ کی یہ تفسیر جو حدیث مین ہے نہایت چسپان ہے اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ یعنی فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہون گے جو اس طریقہ پر ہونگے جسپر مین ہون اور میرے اصحاب ہین اسواسطے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ کے زمانہ مین بھی بعض لوگون سے طاعت مین قصور ہوا اور بعض گناہ سرزد ہوے مگر اُس زمانہ مین بدعت نہ تھی نہ عقیدہ مین بدعت تھی نہ عمل مین بدعت تھی اور امام حجۃ الاسلام غزالی رح نے اس جواب مین یہ قید بڑھادی ہے کہ فرقۂ ناجیہ سے وہ لوگ مراد ہین جو بغیر حساب اور بغیر شفاعت کے بہشت مین داخل کیے جاوین گے لیکن اس صورت مین دائرۂ نجات بہت تنگ ہوجاتا ہے اور حدیث شریف مین فرقہ ناجیہ کی تعریف یہ ہے اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ یہ بھی اس

سے مناسب نہین اسواسطے کہ دلائل عقلیہ کے خلاف ہے کہ سب صحابہؓ بغیر حساب اور بغیر شفاعت کے بہشت مین داخل ہونگے اسواسطے متاخرین محققین نے امام غزالی کے اس جواب کی اصلاح کی ہے تقریر مذکورۂ بالا کے موافق اس جواب کو بھی قرار دیا ہے تو انشاء اللہ تعالی اس جواب مین بھی اب کچھ خلل نہوگا تیسرا جواب اس سوال کا یہ ہے کہ اس حدیث مین جو یہ عبارت ہے کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اسکا معنی یہ ہے کہ ہر ایک فرقہ کا ہر ایک شخص دوزخ مین داخل کیا جاویگا تو اس عبارت کا مفہوم ایجاب کلی ہے اور اس عبارت کے بعد جو مستثنی ہے اِلَّا وَاحِدَۃً اس سے مراد یہ ہے کہ ایجاب کلی اس ایک فرقۂ ناجیہ سے رفع کی گئی ہے اور ایجاب کلی کا رفع اس صورت مین بھی ہوجاتا ہے کہ اس کلی کے خلاف کوئی جزئی صادق ہوجاوے اور یہ امر ظاہر ہے تو تو اِلَّا وَاحِدَۃً کا معنی یہ ہوا کہ اس فرقۂ ناجیہ کا ہر ہر شخص دوزخ مین داخل نہ کیا جاویگا اگرچہ بعض اشخاص تقصیر اعمال کے سبب سے دوزخ مین داخل ہون اب یہ شبہہ زائل ہوجاتا ہے فرقۂ ناجیہ اور فرقۂ غیر ناجیہ مین یہی فرق ہے کہ سب فرقۂ غیر ناجیہ کے کل اشخاص دوزخی ہونگے اور فرقۂ ناجیہ کے سب اشخاص دوزخ مین داخل نہونگے اور باعتبار اعمال کے فرقۂ ناجیہ اور فرقۂ غیر ناجیہ مین فرق ممکن نہین اسواسطے کہ اعمال سب فرقہ کے مشترک ہون گے تو فرقۂ ناجیہ اور فرقۂ غیر ناجیہ مین فرق یہی ہے کہ فرقۂ ناجیہ کا عقیدہ صحیح ہے اور فرقۂ غیر ناجیہ کے عقائد صحیح نہین تو بالآخر اس جواب اور پہلے جواب کا حاصل ایک ہی ہوا اور سب جوابون مین بہتر ایک دوسرا جواب ہے جو کتابون اور حواشی مین مذکور نہین اور اس جواب مین حدیث کا معنی کہا جاتا ہے وہ عرب کے استعمال قدیم کے موافق ہے اور اس استعمال کا ثبوت دوسری حدیثون سے بھی ہوتا ہے اس جواب کا خلاصہ یہہ ہے کہ حدیث مین جو یہ عبارت ہے کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اس سے یہ مراد ہے کہ یہ سب فرقے باطل ہونگے لوگ کہا کرتے ہین کہ فلان چیز آگ مین ہے اس سے اُن لوگون کا مقصود ہوتا ہے کہ یہ چیز باطل ہے چنانچہ حدیث صحیح مین ہے اَلْبَذَاءُ فِی النَّارِ اسکا لفظی ترجمہ یہ ہے زبان درازی آگ مین ہے اور اس سے اصل مراد یہ ہے کہ زبان درازی باطل ہے فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا یعنی جو لوگ یتیمونکا مال ظلم سے کھاتے ہین تو اُسکے سوا کوئی دوسرا

امر نہین کہ وہ لوگ اپنے شکم مین آگ کھاتے ہین اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ باطل حرام کھانا کھاتے ہین اسواسطے کہ یہ ظاہر ہے کہ یتیم کا مال فی الواقع آگ نہین اور یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ یہان کھانے کا معنی مجازی مراد ہے اسواسطے کہ اس آیت مین صاف مذکور ہے کہ اپنے شکم مین کھاتے ہین اس سے ظاہر ہے کہ کھانے کا معنی مجازی مراد نہین تو اس جواب مین جس حدیث کی تحقیق منظور ہے اسکا معنی یہ ہوا کہ اگرچہ کسی فرقۂ غیر ناجیہ کا صرف دو ایک عقیدہ باطل ہو تب بھی سمجھنا چاہیے کہ سب فرقۂ غیر ناجیہ طریقہ باطل پر ہین اور فرقۂ ناجیہ کا عقیدہ اور عمل باطل نہین مگر یہ بھی جاننا چاہیے کہ فرقۂ ناجیہ خاص وہی لوگ ہین جنکے اعتقاد اور عمل مین ہرگز بدعت نہین یہ مضمون جواب ثانی سے مفہوم ہوتا ہے یا یہ خیال کرنا چاہیے کہ صرف باعتبار اعتقاد کے فرق ہے یعنی فرقۂ غیر ناجیہ کا اعتقاد باطل ہے اور فرقۂ ناجیہ کا اعتقاد صحیح ہے تو یہ مضمون پہلے جواب کا حاصل ہوا اور اسیوجہ سے ہمنے شروع کلام مین کہا کہ پہلا جواب زیادہ مرجح اور قوی ہے۔

سوال۔ دار الحرب کے کفار کو سود دینا درست ہے یا نہین۔

جواب۔ کتب فقہ کی عبارت عام ہے سود دینے اور لینے دونون کو شامل ہے مثلاً لَا رِبٰوا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِي دَارِ الْحَرْبِ یعنے دار الحرب مین مسلمان اور حربی کافر کے درمیان سود کا معاملہ ناجائز نہین اور قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے اپنے رسالہ مین سود دینے کی توجیہ لکھی ہے وہ اسوقت فقیر کو یاد نہین لیکن ظاہر ہے کہ کافر حربی سے سود لینا حلال ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کافر حربی کا مال مباح ہے بشرطیکہ کافر حربی کا مال لینے مین عہد شکنی ہونیکا احتمال نہو یعنی ایسا معاملہ نہو کہ اس کافر حربی کے ساتھ اہل اسلام نے عہد کر لیا ہو کہ اُسکا مال وغیرہ ناجائز طور پر نہ لین گے اسواسطے کہ ایسی حالت مین اگر ناجائز طور پر اس کافر حربی کا مال لیا جاویگا تو عہد شکنی ہوگی تو جبکہ کافر حربی خود بخود اپنا مال سود مین دیوے تو وہ مال بلاشبہہ حلال ہے اور کفار حربی کو سود دینا بھی جائز ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ مال حرام مسلمانون کو کھلانا ناجائز ہے اور جو چیزین ہمارے یہان حرام ہین اُن کو کفار حربی خود کھاتے ہین تو اگر اُن کو کچھ بطور سود کے دیا جاوے تو صرف یہی لازم آویگا کہ جو چیز ہمارے یہان حرام ہے کفار حربی اس معاملہ کے ذریعہ سے کھاوینگے اور جو کفار ذمی ہین یعنی اہل اسلام سے پناہ لیکر دار الاسلام مین ہین تو اگرچہ جو چیز ہمارے یہان حرام ہے